یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات پر نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ مجلد واپس ہونگے
(۳) مضامین بر حلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور نا پسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے جن مضامین کو نوٹ لیا جاویگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

ہم نے انہیں کیوں اہلحدیث کیا ہے

نمبر ۳۸ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	؎
رؤسا و جاگیرداران سے ؎	للعہ
عام خریداران سے ؎	؎
؎ ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۳ پنس	
؎ ششماہی ۳ شلنگ	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

نوٹ:

ہر قسم کے جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

امرتسر مورخہ ۹ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۱۵ء یوم جمعہ

فہرست مضامین

	صفحہ
جبلپور کا مباحثہ اور مسافر کا افتراء نمبر ۵ ...	۱
قادیانی مشن ...	۳
مذاکرات علمیہ ...	۵
قادیانی خلیفہ کا مباحثہ سے گریز ...	۵
اشاعت اسلام میں کن اخلاق کی ضرورت ہے ...	۵
جماعت اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث ...	۶
انتخاب الاخبار ...	۸
متفرقات ...	۹
فتاوے ...	۱۰
اشتہارات ...	۱۱
	۱۲

جبلپور کا مباحثہ

اور

مسافر کا افتراء

نمبر ۵

فلسفہ اخلاق کے ایشیائی استاد حضرت شیخ سعدی مرحوم نے کیا سچ کہا ہے ؎

راستی موجب رضائے خدا است
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

ہمارے نزدیک ہمارا بلکہ ہمارے دین کا کیسا ہی دشمن ہو۔ مگر راست باز اور راست گو ہو۔ تو ہمیں رنج نہیں ہوتا۔ مگر جو شخص جھوٹ بولتا ہے ہمارا حقیقی بھائی بھی ہو۔ تو دشمن سے زیادہ برا معلوم ہوتا ہے۔ یہی ہمارا اصول زندگی اخبار مسافر سے ہمکو اوس زمانہ سے تعلق ہے جبکہ یہ ایک بڑے محسن بزرگ کے ہاتھوں میں تھا۔ تب سے آج تک جبکہ نوجوانوں کے ہاتھ میں آیا ہے یہ شکایت بدستور رہی کہ اسکو راست گوئی اور دروغ گوئی میں تمیز نہیں۔ اس لئے ہمیں بہت ہی رنج ہوتا ہے کہ مذہبی لیڈر ہو۔ اور جھوٹ کی اشاعت کرے۔ تو اس سے زیادہ مجرم کون ہے؟

جبلپور کے مباحثہ کے متعلق جو مسافر نے اپنے ناظرین کو جھوٹ سے دھوکے دئے ہیں وہ بیچارے جانتے ہیں جنکو اس بلا میں مبتلا کیا۔

خدا چونکہ عالم الغیب ہے۔ اوس کے علم سے کوئی چیز یا کوئی واقعہ مخفی نہیں۔ اس لئے توقع ہے کہ ہر کاذب اپنے کذب کی سزا ضرور بھگتے گا۔

آج مسافر کی کذب بیانی کا نمبر ۵ ہے۔ ناظرین کے سودہ نزاع کا خطرہ نہ ہوتا۔ تو مسافر کا کذب بہت سے نمبروں میں جا سکتا تھا۔

آج ہم مسافر کی اوس غلط بیانی کا ذکر کرتے ہیں جو اوس نے تیسرے روز کے مباحثہ (مسئلہ تناسخ) کی نسبت کی ہے کون نہیں جانتا کہ اس مباحثہ میں آریہ مناظر مدعی تھا

اور مسلمان سائل۔ کیونکہ شروع تقریر میں آریہ مناظر کی تھی اور آخری بھی اسی کی۔ مسئلہ بھی ویدوں کے عقیدہ کا۔ پھر اس کے مدعی ہونے میں کیا شبہ؟

ناظرین یاد رکھیں۔ آریہ مناظروں کی یہی ایک اصولی غلطی ہے کہ وہ مناظرہ میں فریقین کی حیثیت سے واقف نہیں ہوتے یا ہوتے ہیں مگر دانستہ فرار کا بہانہ نکالتے ہیں۔ بہرحال اہل علم جانتے ہیں کہ مسئلہ تناسخ میں آریہ سماجی مناظر مدعی تھا۔ اس لئے اس کا فرض منصبی تھا کہ اپنے دعوے تناسخ کو قطعی دلیلوں سے ثابت کرے۔ نہ کہ الٹا اہل اسلام پر اعتراض کرے۔ اس اصول کو مدنظر رکھ کر مسافر کا مندرجہ ذیل اقتباس پڑھیں

"آج ڈاکٹر لکشمی دت جی نے خود اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنی ابتدائی تقریر میں اسی مسئلہ پر ویدک دھرم کی اٹل سچائی کا ثبوت بیان کرتے ہوئے اس کے بالمقابل اسلام کی پوزیشن کو پبلک کے روبرو پیش کیا۔ اور اس کے متعلق مولوی صاحب پر گیارہ ایسے زبردست سوال کئے کہ جن کا جواب مولوی صاحب تا قیامت بھی نہ دے سکتے تھے۔" (مسافر ۱۸ جون)

اس کا جواب یہی تھا۔ جو ہم نے دیا کہ یہ سوال بے تعلق ہیں تمہارا حق سوال کرنے کا نہیں بلکہ سوال سننے کا ہے چنانچہ مسافر اسکو نقل کرتا ہے۔

مولوی صاحب نے کہا میں ڈاکٹر صاحب کے ایک سوال کا جواب نہ دونگا۔ کیونکہ سوال کرنے کا حق مجھے حاصل ہے نہ کہ ان کو۔ (مسافر ۱۸ جون)

ناظرین انصاف کریں کہ اس بیان میں بیٹے کی غلطی کی حیرت کا مقام ہے کہ آریہ سماج تعلیم یافتہ پارٹی ہے مگر مناظرہ کے فن میں ہم نے انکو ایسا کچا اور ناواقف پایا ہے کہ ایک بات بھی اپنے طریق میں پختہ کار ہوتے ہیں وہ اتنے بھی نہیں۔ عرصہ دراز ہمکو آریہ سماج سے مباحثات کرتے گذر گیا۔ ان کے سارے لیڈر اور سپیکر سے گفتگو ہوئی۔ مگر افسوس! کسی کو علم مناظرہ میں واقف یا پابند نہ دیکھا۔ آپ ہی ایک بات کے مدعی ہوتے ہیں۔ مدعی کی حیثیت سے اول وقت خصوصاً آخری وقت پر قبضہ کرتے ہیں۔ مگر مباحثہ شروع ہوتا ہے تو یہ مدعیانہ حیثیت چھوڑ کر سائلانہ شکل میں جلوہ نمائی کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور آخری وقت جو جواب الجواب کے مدعی کا حق ہوتا ہے۔ اس میں صرف یہ تقریر کرتے ہیں حاضرین! آپ لوگوں نے دیکھ لیا۔ کہ ہمارے سوال کا جواب فریق ثانی نے نہیں دیا۔ پس ویدک دھرم کی جے۔ اس طرح ناواقفوں کی آنکھوں میں دھول اور کانوں میں ٹھونس دیتے ہیں۔ مگر جو سمجھدار ہیں۔ وہ ان کی اس قسم کی چالاکیوں سے واقف ہیں۔ اس لئے وہ جانتے ہیں کہ ایک تو سوال کرنا ان کا حق نہیں۔ دوم اگر ہم ان سوالات کی طرف متوجہ ہوتے۔ تو وہ اور قسم کے جوابات میں الجھ جاتے اور اپنے دعوے پر نہ آئینگے۔ نہ آنے دینگے۔ چنانچہ میں جو بفضلہ آریہ سماجی مناظروں کے رنگ ڈھنگ سے واقف ہوں۔ انکی حرکات و سکنات کو حاذق طبیب کی طرح جانتا ہوں۔ انکی اس قسم کی لغو حرکات کو یونہی بند کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ان کے سوالات کو جو بے محل ہوں نظر انداز کر کے وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ توجہ بھی نہیں کرتا۔ بس اتنا ہی کہہ دیا کرتا ہوں کہ آپ کے سوال قابل جواب نہیں کیونکہ آپ کو سوال کرنے کا حق حاصل نہیں۔ بلکہ سوال کا حق مجھے ہے۔ چاہے کتنا ہی اپنا سر پیٹیں۔ میں علم مناظرہ کے قاعدوں کے خلاف چلنا پسند نہیں کرتا۔

بس یہی ایک اصولی اختلاف ہے جو آریہ سماج خصوصاً مسافر کو ہمیشہ ہی کھٹکے اور لکھنے پر مجبور کرتا ہے کہ مولوی صاحب نے ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیا۔

یہ تو ہمارا اور ان کا اصولی اختلاف۔ اب سنئے آریہ مناظروں کی ظاہری چالاکی کہ تھوڑے سے وقت میں جو دس پندرہ منٹ کا ہوتا ہے کئی ایک سوال کر دیتے ہیں۔ آج مسافر کو دیکھئے۔ جو لکھتا ہے کہ ہم نے مولوی صاحب پر گیارہ سوال ایسے زبردست کئے؟ پندرہ منٹ کا وقت اور گیارہ سوال بتلائیے۔ اتنے وقت میں گیارہ سوالوں کے جوابات ہو سکتے ہیں؟ برخلاف اس کے ہمارا انصاف ہے کہ ہم بنظر تحقیق حق وقت کے لحاظ سے ایک ۲ دو سوال کرتے ہیں۔ اور ادعی اور ایک ہی کو حل کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ اور بس۔ مگر مسافر کی نگاہ میں ہمارا یہ حسن بھی عیب نظر آتا ہے کیوں نہ ہو؟ کہ آیۃ وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا

چنانچہ مسافر بطور طعن کے لکھتا ہے۔

"کہ مولوی صاحب نے بڑی کوشش اور دماغ سوزی کے ساتھ مر مار کر صرف ایک سوال کیا مگر وہ بھی سینکڑوں دفعہ کا پامال شدہ۔ لیجئے آپ نے فرمایا کہ اگر آریوں کے خیال کے مطابق اس دنیا میں تمام جاندار پہلے جنم کے برے کرموں کا نتیجہ بھوگنے کے لئے بطور مجرم آئے ہیں۔ اور مجرموں کی اعانت کرنا بھی جرم ہے اس لئے آریوں کے عقیدہ کے مطابق کسی جاندار کی پرورش نہیں کرنی چاہئے۔ اور کسی لولے لنگڑے کو خیرات نہ دینی چاہئے۔"

علاوہ اس غلطی کے نقل سوال میں بھی خیانت مجرمانہ سے کام لیا۔ میرا سوال یہ نہ تھا۔ جو مسافر نے لکھا ہے۔ بلکہ یہ تھا کہ سماجک اصول کے مطابق اندھا ہے۔ تو وہ بھی کسی جرم میں ہے۔ کانا ہے تو وہ بھی۔ بیمار ہے تو وہ بھی۔ یتیم ہے تو وہ بھی۔ غریب تنگدست ہے تو وہ بھی کسی جرم کا مرتکب ہونے سے سزایاب ہے۔ پس بحکم تناسخ کسی آریہ یا ہندو کو کسی اندھے یا کسی بیمار کا علاج کرنا ایسا ہے جیسے کوئی شخص جیلخانے میں جا کر قیدیوں کی سزا میں کمی یا تخفیف کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً قیدی کو ایک من پختہ گیہوں پیسنے کی سزا ہے۔ وہ رحمدل اس میں سے دس سیر خود پیس دے۔ تو ایسا رحمدل بھی اس مجرم کی طرح مجرم ہے آریہ ڈاکٹر جو کسی کی آنکھوں میں سے ککروں کا علاج کر کے اسکو تندرست بنانے کی کوشش کرتے ہیں، انکو ڈھونڈنا چاہئے کہ آئندہ کو کسی جیل میں اس جرم کی سزا میں ہماری آنکھیں دیکھیں گی۔ ایسا ہی جو لوگ یتیم خانہ بنا کر یتیموں کی پرورش اور حفاظت کا انتظام کرتے ہیں، انکو خیال رکھنا چاہئے کہ یہ پرمیشور کے مجرم ہیں۔ پس آریہ لوگوں کو چاہئے۔ نہ کسی بیمار کا علاج کریں۔ نہ یتیم خانے کھولیں۔ نہ کسی غریب کی دستگیری کریں۔ کیونکہ یہ سرکاری مجرم ہیں۔ بھلا جو مذہب اسقدر سنگ دلی دکھاتا ہو۔ وہ بھی خدائی مذہب کہلا سکتا ہے؟

یہ تھا میرا سوال جس کا جواب آریہ مناظر نے جو دیا وہ مسافر کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنی باری میں کھڑے ہو کر پہلے تو مولوی صاحب کے سوال کا نہایت ہی معقولیت کے ساتھ جواب دیا۔ کہ گورنمنٹ ایک شخص کو چوری کے جرم میں چھ ماہ کی سزائے قید دیتی ہے۔ لیکن

جو ہدایت کا سیدھا راستہ دیکھتے ہیں تو اسے اختیار نہیں کرتے

AsliAhleSunnet.com

اس کے ساتھ ہی ملازمین جیل کو یہ بھی حکم ہے کہ وہ اس کے پالن پوشن کا انتظام رکھیں جیل میں قیدی کو گورنمنٹ کے ماتحت ملازمز ہر قسم کی ضروریات زندگی مہیا کرتے رہتے ہیں کیونکہ اگر مجرم کو چھ ماہ کی سزا سے قید دیکر گورنمنٹ یہ بھی سب کو حکم دے دے کہ کوئی اس مجرم کو کسی قسم کی مدد نہ دے یعنی روٹی کپڑا وغیرہ تک سے ہم نہ پہنچنے دو۔ تو فرمائیے کہ گورنمنٹ اس قیدی سے اپنی عطا کردہ سزا اس طرح بھگتوا دیگی؟ کیونکہ اس صورت میں تو قیدی دس ہی پندرہ دن میں مر جاویگا۔ پس چونکہ میعاد سزا بھگتوانے کے لئے یہ لازمی امر ہے۔ کہ مجرم کا پالن پوشن ہوتا رہے۔ اس لئے لنگڑے لولوں کو خیرات دینا مجرم کی اعانت کرنا نہیں ہے بلکہ ایشور کی آگیا کا پالن کرنا ہے۔

(مسافر ۱۸ جون ص۔)

اہلحدیث۔ بیشک یہی جواب دیا تھا۔ مگر ہم نے جو اس کا جواب الجواب دیا تھا۔ وہ نقل نہ کیا۔ اور کیوں کرتے جبکہ اس کے دیکھنے اور سننے سے اس جواب کی قلعی کھلتی ہے اور مسئلہ تناسخ جڑ سے کٹ جاتا ہے۔

ہم نے کہا تھا۔ آریہ مسافر نے دھوکہ کھایا ہے یا دھوکہ دیا غور طلب بات یہ ہے کہ سزا کیا ہے جب معلوم ہو جائے کہ یہ چیز سزا ہے تو اس میں تخفیف نہ کرنی چاہئے۔ سرکاری قیدیوں کی سزا گیہوں پیسنا ہے کھانا نہ ملنا سزا نہیں برخلاف اس کے اندھے لنگڑے وغیرہ بیماروں کو خود بیماریاں سزا ہیں۔ اس لئے ان بیماریوں کا علاج کرنا یا کرانا ایسا ہے جیسا جیل کے قیدیوں کی سزا میں تخفیف کرنا جو دخل در جرم ہے۔ جیل کے قیدیوں کو کھانا نہ دینا سزا نہیں۔ بلکہ ان کی سزا وہ کام ہے جو ان کو کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً چکی پیسنا وغیرہ۔ اس لئے قیدیوں کی غذا پر بیماروں کے علاج کو قیاس کرنا غلط ہے۔

اس کا جواب آریوں نے کچھ نہ دیا۔ دیا ہوتا تو مسافر میں بڑی لمبی چوڑی لفاظی کے ساتھ درج ہوتا

ناظرین میرے مضمون کو بدل لیا۔ پھر جواب کو بدلا۔ پھر جواب الجواب نقل کیا تو اس پر یہ سوال پوچھنا میرا حق ہے یا نہیں

"کہو یہ کون دھرم ہے؟"

غرض مسافر کی لذیذ بیانیاں کہاں تک لکھی جاویں۔ جو کچھ آج تک ہم نے لکھا۔ یہ بطور نمونہ ہے۔ ورنہ اگر مسافر کے سارے افترا شمار کئے جاویں۔ تو خدا جانے کب ختم ہوں اس لئے اتنا ہی لکھنے پر قناعت کرتے ہیں۔ کہ اے مسافر

نہ پہنچا ہے نہ پہنچیگا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

کھلی صورت فیصلہ

جلیپور کے مباحثہ کے متعلق مسافر لکھتا ہے اور ہم مسافر کو شکست خوردہ لکھتے ہیں۔ یہ تو ہوا فریقین کا دعویٰ۔ مگر ہم آئندہ کے لئے اس فیصلہ کی آسان صورت بتلاتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جلیپور کا مباحثہ چونکہ تقریری تھا اس لئے ہر ایک فریق کہتا ہے کہ ہم نے یہ کہا۔ اور اس نے یہ کہا۔ اس میں فریق غالب کی فتح بھی ایک غیر حاضر ناواقف کے خیال میں مشتبہ رہتی ہے لہذا ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ اس قسم کے مباحثوں میں بغیر تحریر کے ہم مباحثہ کا کام ذمہ نہ لیں گے۔ اس سے ہماری جو غرض ہے۔ وہ صاف لفظوں میں یہ ہے کہ ہر فریق کے سوالات و جوابات اصلی لفظوں میں پبلک تک پہنچیں۔ تاکہ وہ خود اندازہ کر سکے۔ کہ غالب کون رہا۔ اور مغلوب کون؟ یا بالفاظ دیگر یوں کہئے کہ آج جو مسافر کی فتح ہمارے انکار کرنے سے مشتبہ ہو رہی ہے۔ تحریر کی صورت میں نمایاں رہتی۔ پس اگر مسافر نے واقعی فتح پائی ہے اور اس کو آئندہ بھی اپنے دھرم اور علم پر بھروسہ۔ فتح کا ہے۔ تو وہ ہمارے اعلان کی تائید کرے۔ کہ واقعی مباحثہ تحریری ہونا چاہئے جس کیلئے سابق میں دلبدیا اور نگینہ کے مباحثات نظیر کافی ہیں

ناظرین! مسافر کا جواب ہاں۔ یا نہ۔ کا ہم آپ لوگوں تک پہنچا دیں گے۔ ان شاء اللہ

مسافر۔ حوصلہ کر جب تقریر میں تمہاری فتح ہے تو تحریر میں کیوں نہ ہوگی بس جلدی تحریر کا اقرار شائع کر دے

قادیانی مشن

ضلع جالندھر میں مباحثہ

ضلع جالندھر کی تحصیل نکودر میں ایک مقام طلیاں ہے وہاں پر قادیانی مذہب کے معتقد اصحاب صاحب اثر ہیں جو ان میں سے ایک عبدالمالک صاحب نائب تحصیلدار ہیں۔ ایک مدرس پرائمری سکول۔ ان ایک دو اور ان لوگوں نے بات اٹھائی کہ اسلامی اشاعت کے لئے ایک جلسہ کیا جائے۔ چنانچہ اسی بنا پر چند مسلمانوں سے چندہ وصول کر کے اشاعت اسلام کے لئے علما بلالئے۔ تو سارے قادیان کے مبلغین پر پہلے سے خیالات کا اظہار ہوا تھا کہ ... میں تاڑنے والے تاڑ گئے کہ اس جلسہ کا رنگ کیا ہوگا۔

انہوں نے کہا ہم بھی اپنے حسب منشاء اپنے علماء کو اس جلسہ میں شریک کریں گے۔ چنانچہ مولوی عبد القیوم صاحب مختار عدالت جالندھر اور یہ خاکسار نامزد ہوئے۔

جناب مولوی جلیل الرحمن خان صاحب انسپکٹر جو اس طرح کے جلسوں میں مجھے بلانے کے لئے امرتسر تشریف لائے مولوی صاحب موصوف میرے مخلص دوست ہیں۔ اس لئے مجھے جانا ہی پڑا۔ مجھ سے پہلے ایک روز مولوی عبد القیوم صاحب پہنچکر ایک روز کے جلسہ کی کارروائی کر چکے تھے۔

جلسہ کی صورت یہ تھی کہ ایک ہی مقام پر دونوں فریق تقریریں کرتے تھے۔ قادیان سے دو صاحب مولوی عبداللہ اور حافظ جمال احمد آئے ہوئے تھے۔

مجھ سے پہلے روز کی کارروائی صرف اتنی ہوئی تھی کہ مولوی عبداللہ قادیانی نے وعظ کیا تھا۔ جسکا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ کے رسولوں کی مخالفت کبھی نہیں ہوتی۔ اس کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔ گو اشارات مرزا صاحب کیطرف ہوں۔ مگر لفظوں میں کچھ نہ کہا تھا۔ حافظ جمال احمد نے حضرت آدم علیہ السلام سے مرزا صاحب قادیانی تک رسولوں کا مختصر ذکر کیا تھا مولوی عبد القیوم صاحب نے نسبت مرزا چند اعتراض کئے تھے جن کا جواب فریق ثانی نے ابھی نہ دیا تھا

دوسرے روز میں بھی شریک جلسہ ہوا۔ تو قادیانی پارٹی نے جس کے سرگروہ نائب تحصیلدار تھے۔ یہ اصرار کیا کہ جلسہ میں جو آخری وقت ہو وہ ہم کو ملے۔ اور دوسرے فریق کو یہ بات ہرگز پسند نہ تھی۔ مگر میں چونکہ ان کے تیر و تفنگ سے بفضلہ تعالیٰ واقف ہوں۔ اس لئے جانتا ہوں۔ کہ وہ نہ اول درست ہے نہ انجام ٹھیک۔ اس لئے میں نے آخری وقت بخوشی ان کو دلوا دیا۔

اس روز پہلی تقریر ایک گھنٹہ تک میری ہوئی۔ جس میں میں نے مرزا صاحب کے دعوے۔ کہ میں ایسا ہوں ویسا

(۲۲۹)

اصل - اُنکی کتاب "خطبہ الہامیہ" سے سنکر اُنکی دو پیشگوئیوں کا ذکر کیا - ایک وہ جو کسی عورت سے نکاح ہونے کے متعلق تھی جس کی بابت رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں لکھا ہے - اگر پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ہونگا۔ نیز ایک حدیث مرفوع بھی لکھی ہے جس کی تشریح میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ یہ اسی نکاح کے متعلق ہے - دوسری پیشگوئی وہ اشتہار تھا - جو میری بابت ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا جسکا عنوان تھا "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" اس کا مضمون صاف ہے کہ مولوی ثناء اللہ اگر میری (مرزا کی) زندگی میں نہ مرے - تو میں جھوٹا اور خدا کی طرف سے نہیں ہونگا۔ اسی مضمون پر لودھیانہ میں قادیانی مذہب کے لوگوں سے بحث ہو کر تین سو روپیہ انعام لیا گیا تھا - فریق ثانی کی طرف سے حافظ جمال احمد نے جواب دینا چاہا مگر سارے گھنٹے میں کہا کیا؟

۳۔ ایک وہ حدیث تھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - کہ حضرت عیسیٰ جب آدیں گے تو پینتالیس سال دنیا میں رہکر فوت ہونگے - اور میرے مقبرے میں دفن ہونگے - قیامت کے روز ہم دونوں درمیان میں ہونگے - اور دونوں طرف ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم ہونگے۔

اس کے علاوہ یہ بھی کہا کہ حضرت مسیح موعود کا کام کیا ہوگا؟ میں اپنے لفظوں میں کیا کہوں - خود مرزا صاحب کے الفاظ سنا دیتا ہوں - مرزا صاحب آخری کتاب "چشمہ معرفت" کے صفحہ ۸۳ پر لکھتے ہیں - کہ حضرت مسیح موعود جب آدینگے تو ساری دنیا میں اسلام پھیلا کر ایک قوم (مسلمان) بنا دینگے بس میرا سوال صرف یہی ہے - کہ مرزا صاحب جب آئے - تو ساری دنیا میں اسلام پھیل کر ایک ہی مسلمان قوم بن گئی؟ کیا مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرے میں دفن ہوئے بلکہ دونوں کام ہو چکے ہیں - تو ہم بڑی خوشی سے ... نہیں لیتے ہیں۔

آخری وقت میں حافظ جمال احمد نے کھڑے ہو کر جواب دینے چاہے - مگر پیشگوئیوں اور مسیح موعود کے کاموں کے متعلق کچھ نہ کہا - پیشگوئی حق میں جو مرزا صاحب کا اشتہار تھا - اس کے متعلق یہ کہا ... ورق لیا گیا ... انہوں نے ... آخری وقت رکھے ... یا تھا کہ مولوی ثناء اللہ

کے متعلق مرزا صاحب کی پیشگوئی اس طرح سے سچی ثابت ہوئی کہ مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ اگر تم مجھ سے مباہلہ کرنا چاہتے ہو - تو ایک مطبوعہ تحریر میرے پاس بھیجو جس میں یہ امر مذکور ہو - کہ تم (مرزا) میرے ساتھ مباہلہ کرلو - مرزا کی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۳ کا حوالہ دیا جس کے اصلی الفاظ یہ ہیں

"مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور سے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں - کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے - وہ سچے کی زندگی ہی میں مر جائے سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہش ظاہر کی ہے تو اس سے بہتر کیا ہے - ایک چھپا ہوا اشتہار اس مضمون کا شائع کریں۔"

(ص ۲۳ اعجاز)

اس کا جواب دینے کا موقع نہ رہا تھا - اور یہی ان کی غلطی تھی جسکو وہ لوگ اپنے سر سے "تحقیق" نام رکھتے ہیں گو خطبہ میں وقت نہ تھا لیکن خاص خاص لوگوں کو اس کی حقیقت بتا دی تھی - ... جس کی یہ عبارت ہے ص ۲۳ اعجازی مطلوب ہے - اس میں مرزا صاحب مباہلہ کی درخواست مجھ سے لینا چاہتے ہیں - مطلب یہ کہ میں ان کو درخواست کروں کہ میرے ساتھ مباہلہ کرلو - جس کے جواب میں میں نے درخواست نہ دی - مگر مرزائی مناظر نے کمال عقل و دیانت سے یہ ثابت کرنا چاہا کہ چونکہ مولوی صاحب نے مباہلہ کی درخواست دینا منظور نہیں کیا - اس لئے وہ دعا مرزا ہی پر پڑ گئی یعنی مرزا تھا ثناء اللہ سے اور مر گیا مرزا۔

مگر اس بھلے آدمی کو کوئی نہیں سمجھاتا کہ یہ کتاب تو ... کا مطبوعہ ہے - اور مرزا صاحب کا اشتہار اپریل ۱۹۰۷ء یعنی پانچ سال بعد کا پھر اس پہلی تحریر کا اثر اس پچھلی تحریر پر کیسے ہوا۔

علاوہ اس کے مرزا کا دعا کرنا میری درخواست پر موقوف تھا تو پھر ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو انہوں نے دعا کیوں کی؟ معلوم ہوا کہ اس دعا کے لئے میری درخواست ضروری نہ تھی - اگر تھی اور میں نے درخواست نہ دی تھی تو

مرزا صاحب نے کیوں اشتہار میرے متعلق شائع کیا - اور سنئے کہ "اعجاز احمدی" میں مرزا صاحب جس درخواست کی خواہش مجھ سے کرتے ہیں وہ مباہلہ کے متعلق ہے مباہلہ فریقین کے دعا کرنے کو کہتے ہیں اور ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو جو اشتہار دیا ہے وہ مباہلہ نہیں ہے - وہ صرف یکطرفہ دعا مرزا کی ہے - اس لئے اس کا توقف امر پر نہیں - جس مباہلہ کا توقف تھا - یعنے میری درخواست پر نہیں - اسی لئے مرزا صاحب نے بغیر میری درخواست اور منظوری کے دعا کر دی تھی - جس کا اثر انہی پر پڑا - یہی معنے ہیں الغریق یتشبث بالحشیش - جسکا مطلب ہے "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا"

ہاں حافظ جمال احمد نے ایک بات اپنی لیاقت سے بڑھ کر کہی کہ ہم ابھی مباہلہ کرنے کو تیار ہیں - مولوی صاحب آئیں اور میرے ساتھ مباہلہ کرلیں پھر دیکھیں ایک سال تک کیا ہوتا ہے - ساتھ ہی حسب اتباع سنت مرزا یہ بھی دعویٰ کر دیا کہ مولوی صاحب کبھی ایسا نہیں کرینگے اس کے جواب کیلئے میرے رفیق مولوی قطب الدین واعظ ضلع امرتسر کھڑے ہو کر بولے - تم مرزا صاحب کے مرید ہو میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا ادنے شاگرد ہوں - میں اسی کام کو تمہارے سامنے کھڑا ہوتا ہوں - آؤ مجھ سے مباہلہ کرو۔ مولوی قطب الدین کا اتنا کہنا تھا کہ قادیانی کیمپ میں بے چینی کے آثار نمایاں نظر آنے لگے ... تفصیل سے کہا ہیں ... غرض مولوی قطب الدین کا جواب کیا تھا قادیانی بالکل سکتے کا عالم تھا۔

مگر میں اس میں بھی حیران ہوں کہ حافظ جمال احمد کو کیا سوجھی اور وہ کیا کہہ گیا خدا جانے اعتراض ... ہوش نہیں رہا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں سامعین کیا سمجھیں ہے ان لوگوں کو عموماً ان دو باتوں میں تمیز نہیں ... تمیز کرتے نہیں - ایک "مباہلہ" دوسرا "دعا" مباہلہ میں فریق ثانی کو طلب کیا جاتا ہے - مگر وہ دعا ہے جو مباہلہ نہیں تھا مگر یکطرفہ دعا کے لئے ضروری نہیں کہ فریق ثانی کو مقابلہ کے لئے بلایا جائے ... اگر وہ دعا ہے تو ... مرزا صاحب میرے حق میں دعا کی تھی - مباہلہ نہ تھا - پس تم بھی اگر سنت مرزا پر عمل کرنا چاہتے ہو - تو ذرا ... میرے پاس ... اپنے مخالف کے حق میں بد دعا کیا کرو ...

بلکہ ... کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں - وہ تو نہیں آویں گے - مرزا صاحب ان کی جگہ مسیح موعود ہیں - لوگ حیرت زدہ تھے کہ سوال کیا اور جواب کیا۔ اصل مطلب کو

AsliAhleSunnet.com

سوچ لینا کہ قرآن مجید میں قانون الٰہی یہ بتایا گیا ہے
لَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ
الحمد للہ اس حلیہ کا اثر بہت اچھا رہا۔ بڑے بڑے آدمی راہ ہدایت پر مستفیض ہو گئے۔ خدا سب کو راہ راست پر قائم رکھے۔ آمین۔

مذاکرات علمیہ

بارہا ذکر کیا گیا کہ مذاکرات علمیہ کے ادا رہنے سے یہ غرض ہے کہ علماء اور طلباء کو لکھنے کا ملکہ پیدا ہو جائے کیونکہ اخبار اہلحدیث جماعت طلباء کے لئے گویا ایک تکرار گاہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ طلباء اور بعض مدرسین علماء بھی اس کے مذاکرات علمیہ میں حصہ نہیں لیتے زیادہ حیرت یہ ہے کہ ان مسائل میں بھی توجہ نہیں کرتے جو خاص حدیث فہمی کے متعلق ہیں۔ ۲۱ جمادی الاخری (۱۷ مئی) کے پرچہ اہلحدیث میں ایک مذاکرہ بابت ولی النکاح شائع ہوا تھا جس میں سوال کیا گیا تھا کہ حدیث لا نکاح الا بولی میں ولی سے کون رشتہ دار مراد ہے۔ از روئے قرآن و حدیث ثبوت ہو۔ اس سوال کو بذریعہ تشریح بہت کچھ واضح کیا گیا تھا۔ مگر کسی صاحب نے آج تک اس طرف توجہ نہ کی۔ حالانکہ روزمرہ مدارس میں یہ حدیث پڑھنے پڑھانے میں آتی ہے جو مضمون اس کے متعلق اس وقت بتلایا جاتا ہے اگر وہ صحیح ہے تو اس کو نقل کرنے میں کون امر مانع ہو سکتا ہے۔ اور اگر وہ مضمون صحیح نہیں۔ تو وقت درس اس کے بیان کرنے اور بتلانے کے لئے کون امر باعث ہو سکتا ہے۔ امید ہے علماء خصوصاً مدرسین علماء اور طلباء ایسے مذاکرات علمیہ میں کافی حصہ لیا کریں گے۔ مگر مضمون ایسا جامع ہوا کرے کہ دیکھنے والے کو فائدہ دے۔ نہ مغلق ہو نہ مبہم۔ نہ دل آزار۔ نہ حملہ آور۔ بلکہ ٹھیک سلف صالحین کے طریق پر نفس مطلب پر ہو۔ آج کل جو بعض لوگوں نے کمال علمی یہ سمجھ رکھا ہے کہ بجائے قوت دلیل کے قوت دشنام اور کلمات ثقیلہ سے کام لیتے ہیں ایسے لوگوں کو ہم حوالہ خدا کرتے ہیں۔ نہ ان سے ہمارا خطاب ہے۔ نہ ان کو دعوت ہے۔ وہ اپنی طبیعت میں معذور ہیں خدا ان پر رحم کرے۔ اور ان کو سلف صالحین کے حسن خلق سے حصہ وافر دے۔ آمین

قادیانی خلیفہ کا مباحثہ سے گریز

جناب مہتمم صاحب اخبار اہلحدیث۔ امرتسر

السلام علیکم۔ چند ذیل کی سطور برائے اطلاع اہل اسلام اپنے اخبار میں درج فرما کر مشکور فرما دیں۔ جناب صاحبزادہ صاحب سجادہ نشین قادیان لاہور میں تشریف لائے تھے۔ تو انجمن تائید الاسلام لاہور کی طرف سے ان کی خدمت میں ۱۰ تاریخ ماہ جولائی سنہ ۱۵ء کو لکھا گیا تھا کہ علمائے اسلام کے ساتھ جس سے آپ چاہیں مرزا صاحب کی نبوت میں بحث کریں۔ جس پر انہوں نے منظور فرما کر قواعد و شرائط مناظرہ پیش کیں جن کا کچھ حصہ منظور کیا گیا۔ اور چند شرائط میں مناسب ترمیم کی تجویز ۲۰ تاریخ کی صبح کو ان کی خدمت میں ارسال کی تو معلوم ہوا کہ صاحبزادہ قادیان واپس تشریف لے گئے ہیں۔ انجمن احمدیہ لاہور کے سکرٹری میاں محمد حسین صاحب کرشی نے بذریعہ تحریر اطلاع دی کہ صاحبزادہ صاحب چلے گئے اور فرما گئے ہیں کہ قادیان سے کوئی عالم بحث کے لئے بھیج دیں گے*۔ افسوس بحث کی درخواست ان سے کی گئی تھی نہ کہ وہ بحیثیت خلیفہ ہونے کے اس کو قوم باہمی کا فیصلہ خیال کر کے باہمی سلوک کا باعث ہوں گے مگر انہوں نے بذات خود مناظرہ سے فرار کر کے شرائط مناظرہ بھی طے نہ کیں۔ اور چلے گئے۔ خط و کتابت جو فریقین میں ہوئی ہے۔ وہ الگ رسالہ انجمن تائید الاسلام لاہور میں شائع ہو گی۔ کیونکہ بہت طول ہے۔ یہ صرف آپ مسلمانوں کی اطلاع کے واسطے شائع کر دیں۔ تاکہ عوام اہل اسلام کو معلوم ہو کہ مرزائی جماعت کے عوام تو کیا خاص بھی کس طرح مناظرہ سے بھاگتے ہیں۔ صرف ناواقف مسلمانوں کو مغالطے دیکر بہکاتے ہیں۔ اور عالموں کے سامنے نہیں آتے مسلمانوں کو ہوشیار رہنا چاہئے

خاکسار پیر بخش پنشنر پوسٹماسٹر سکرٹری انجمن
تائید الاسلام لاہور

اشاعت اسلام میں حسن اخلاق کی ضرورت ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بجائے اپنی دیانی بحث کے چند واقعے شروع اسلام کے نقل کئے دیتے ہیں جن سے صاف طور پر روشن اور واضح ہو جائے گا کہ اشاعت اسلام کے لئے کیسی نرم نرم صورتیں اختیار کی گئیں۔ اور کس قدر چشم پوشی اور درگذر سے کام لیا گیا۔ آنحضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر اسلام کے ابھی مکہ میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ پہلے ہی اعلان معافی کرا دی تھی۔ اور امن حاصل کرنے کی مختلف اور آسان صورتیں تجویز فرما دی تھیں جن سے کوئی بھی محروم نہ رہے۔ اعلان معافی کے الفاظ یہ تھے۔ من کف یدہ و اغلق بابہ فہو امن ومن دخل دار ابی سفیان فہو امن ومن دخل المسجد فہو امن ومن القی سلاحہ فہو امن ومن اغلق بابہ فہو امن ومن دخل دار حکیم بن حزام فہو امن ومن دخل تحت لواء ابی رویحہ فہو امن

ترجمہ: جو شخص مقابلہ سے ہاتھ کو روکے اور اپنا گھر بند کرے وہ امن میں ہے۔ جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے امن میں ہے۔ جو شخص مسجد حرام میں داخل ہو جائے امن میں ہے۔ جو شخص ہتھیار ڈال دے امن میں ہے۔ جو شخص گھر میں گھس کر دروازہ بند کرے امن میں ہے۔ جو شخص حکیم بن حزام کے گھر میں داخل ہو جائے امن میں ہے۔ جو شخص ابو رویحہ کے جھنڈے کے نیچے آ جائے امن میں ہے۔

امن حاصل کرنے کی اتنی صورتیں تھیں کہ کوئی ہی بد قسمت ہوگا جو ان سے نفع نہ اٹھا سکے۔ جب مسلمان کسی طرف سے داخل مکہ ہو چکے تو جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داخلہ کا وقت آیا۔ ممکن تھا کہ اس عظیم الشان فتح کے وقت شکریہ حق تعالیٰ کے ساتھ مسرت اور نشاط کے آثار چہرہ مبارک پر نمودار ہوتے۔ مگر نہیں۔ حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا سماں آپکے پیش نظر تھا۔ ہیبت و جلال خداوندی سے قلب مبارک معمور تھا۔ حق تعالیٰ کے شکریہ کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی تواضع اور انکسار کے آثار نمایاں تھے۔ آپ اسوقت مجسم تواضع بنے ہوئے تھے۔ داخل مکہ ہونے کے وقت حضور ناقہ پر سوار تھے۔ اور تواضع کی وجہ

* آپ تعیین کریں۔ خود گئے ہیں تو دیگا بھی کوئی نہیں (اڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

گردن مبارک اسقدر جھکی ہوئی تھی۔ کہ ریش مبارک کجاوہ کی لکڑی سے مس کرتی تھی۔

عام کو معافی دیدی گئی تھی۔ البتہ آٹھ مرد اور چار عورتیں مستثنیٰ تھیں۔ ان کے بارے میں حکم تھا۔ کہ جس جگہ ملجائیں۔ قتل کر دئے جاویں۔ مگر ان میں سے بھی سوائے چند کے سب کو معافی مل گئی اور وہ بھی پختہ مسلمان ہو گئے۔ منجملہ آٹھ مردوں کے ابوجہل کے بیٹے عکرمہ تھے۔ عکرمہ ذات مقدس کے ساتھ عداوت رکھنے تکلیف پہنچانے میں اپنے باپ سے کم نہ تھا۔ اس وقت بھی وہ مقابلہ پر آیا اسی وجہ سے روپوش ہو کر بھاگ گیا۔ مگر انکی بیوی ام حکیم مسلمان ہو گئیں۔ اور اپنے خاوند کے لئے امن حاصل کر کے انکی تلاش میں نکلیں۔ اور ایسے وقت جا کر ملیں۔ کہ وہ جہاز پر سوار ہونے کو تھا۔ ام حکیم نے اونکی سے کہا۔ جئتک من عند احلم الناس واوصلہم واکرمہم۔ میں ایسے شخص کے پاس سے آئی ہوں۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ حلیم اور کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ اور انہوں نے تمکو امن دیا ہے۔ عکرمہ حاضر خدمت ہوا۔ اور اسلام لے آیا۔ آپ بھی اس کے اسلام سے نہایت مسرور ہوئے

انہی میں سے صفوان بن امیہ تھا۔ یہ بھی بہت سخت دشمن ذات مقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ فتح مکہ کے وقت خوف سے جدہ بھاگ گیا تھا۔ عمیر بن وہب نے ان کے بارے میں عرض کیا۔ آپنے اسکو امن عطا فرمایا۔ اور علامت امن کے لئے وہ عمامہ مبارک جو فتح مکہ کے روز آپ باندھے ہوئے تھے عمیر رضی اللہ عنہ کو دیا عمیر رض نے جدہ جا کر صفوان سے امن دئے جانے کی اطلاع دی۔ اور کہا کہ انہ احلم الناس واوصلہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا بھر سے زیادہ حلیم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔

صفوان خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا آپ مجھے دو مہینے کی مہلت عطا فرمائے۔ میں اپنے بارے میں غور کر لوں۔ ارشاد فرمایا تمکو چار ماہ تک اختیار ہے وہ بھی اسی کفر میں آپ کے ساتھ حنین اور طائف کے غزوات میں موجود رہا۔ بالآخر مسلمان ہو گیا۔ اور بہت پختہ مسلمان ہوا۔

جس کے دل میں انصاف اور سر میں عقل ہے۔ ایک ہی واقعہ کو دیکھکر سمجھ سکتا ہے۔ کہ اشاعت اسلام میں کسقدر نرمی اور درگذر اختیار کیا گیا۔ ایک ایسا شخص جس کی ساری عمر اسلام کے مخالفت میں گذری۔ جسکا شعار یہ تھا۔ کہ رسول اللہ کے ذات اقدس پر حملے کرے۔ اشعار کے ذریعے سے آپکی مذمت پھیلاے۔ اور انہی عادات اور افعال شنیعہ کی وجہ سے اعلان معافی کی رحمت عامہ سے محروم رہکر واجب القتل ہو چکا ہو۔ ایسے شخص کے لئے رسول خدا امن کی علامت کے واسطے اپنا خاص عمامہ بھیجتے ہیں اور وہ حاضر خدمت ہو کر غور وفکر کے لئے دو ماہ کی مہلت مانگتا ہے۔ اور آپ چار ماہ کی مہلت عطا فرماتے ہیں

جو لوگ معافی سے مستثنیٰ تھے۔ انہیں میں عبداللہ بن ابی سرح بھی تھا جس کا جرم کسی طرح قابل معافی نہ تھا۔ اسلام لائے۔ اور آپکی خدمت میں حاضر رہے۔ کتابت وحی کی خدمت اس کے سپرد ہوئی۔ مگر خباثت نفس سے الفاظ میں تغیر اور تبدل کر دیتا۔ پھر مرتد ہو گیا۔ اور کفار مکہ سے کہا کہ تمہارا دین بہتر ہے مگر باوجود ان جرائم کے اور باوجود اس کے کہ فتح مکہ کے دن قتل کا حکم دیا گیا تھا حضرت عثمان رض انکو لیکر حاضر ہو گئے۔ اور امن طلب کیا۔ آپنے امن دیا اور پھر دوبارہ مسلمان ہوا۔

انہی میں سے عبداللہ بن زبعری تھا۔ یہ شخص بہت زیادہ ہجو کرنیوالا اور مذمت کرنے والا تھا۔ بھاگ کر نجران چلا گیا تھا پھر وہاں سے لوٹ کر حاضر خدمت ہوا اسلام لایا۔ اور معذرت کے بہت اشعار پڑھے جن میں سے دو شعر یہ ہیں ؎

یا رسول الملیک ان لسانی
راتق ما فتقت اذ انا بور
امن اللحم والعظام بربی
ثم نفسی الشہید انت نذیر

اے رسول خدا میری زبان۔ اس نقصان کی تلافی کرنے والی ہے۔ جو میںنے تباہی کے زمانے میں پہنچایا تھا۔ میرا گوشت اور میری ہڈیاں اللہ کے لئے ایمان لے آئیں۔ اور میرا نفس گواہی دیتا ہے کہ آپ نذیر یعنی نبی ہیں

الغرض ہر ایک کے ساتھ اسی طرح کی نرمی اور اخلاق اور رحم اور درگذر عفو وچشم پوشی وغیرہ بہت سی رعایتیں کی گئیں جس کی کوئی حد نہیں کہاں ہو اشاعت اسلام کے جیالو۔ دیکھو تمہاری قوم کی کیا اصول وقواعد تھے کہاں ہو اے میدان اسلام کے بہادرو۔ دیکھو مقابلہ کے وقت تمہاری سرداروں نے کونسے ایسے اصول پکڑ رکھے تھے۔ جس سے ہمیشہ سب پر غالب رہے۔ اور اپنے کام میں برابر کامیاب ہوتے رہے۔ اگر تمکو بھی اپنے آقا کی خوشی اور رضامندی منظور ہے۔ تو تم بھی انہی کے اصول کو مضبوط پکڑ لو۔ اور انہی کے طریق عمل پر غور کر کے اختیار کر دیکھو دیکھو انشاءاللہ کیسے دھوم دھام سے کامیاب نظر آتے ہیں فقط والسلام

خاکسار ابو ضیاء از دہلی

جماعت اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث

(از ابوالبشیر مولوی علی سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

؎ زمانے کی دن رات آتی صدا ہے
مری چال پر چلنا سب کو روا ہے

رفتار زمانہ ایک ایسا بدیہی امر ہے۔ جو کہ اپنے موافقین کو معراج ترقی پر اور مخالفین کو تنزل کے عمیق در عمیق گڑھے میں ڈال دیتا۔ اس کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے ابتدائے عالم سے آج تک۔ کے تجربیات ومشاہدات اس کے شاہد صادق ہیں۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ انحصار رفتار زمانہ اہل زمان حضرت انسان کے حقوق پر مبنی ہے۔ تو جس طرح انسان مختلف فی الاشیا ہے۔ اسی طرح مختلف فی العقول ہونیکی وجہ سے زمانے کی انقلابات وتغیرات کا باعث بھی یہی حضرت انسان ہے جب خالق اکبر نے نظام ارضی کا متکفل اس انسان کو بنایا تو اسکو ان تمام علوم ہدایت لزوم جو کہ اس نظام کے متعلق تھے سے مشرف فرما کر اشرف المخلوقات سے ملقب کیا اور واضح کر دیا۔ کہ اے نسل آدم جب تک تم میرے عطا کردہ علوم کے متبع ومقید رہوگے۔ کوئی کجروی وجہالت بد تہذیبی وضلالت نہ دیکھو گے اور نظام عالم میں کسی قسم کا فتنہ وخلل نہ پاؤگے۔ (فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی) اس نظام کے منتظم ومہتمم سب سے اول حضرت آدم علیہ السلام اور آخر رحمۃ للعالمین خاتم النبیین رسول کریم جناب حضرت محمد

AsliAhleSunnet.com

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے۔ جنہوں نے اپنے مختلف اوقات مقررہ میں صرف ایک ہی اصول (توحید) کے زیر سایہ مختلف فردیات موافق زمانہ سے نظام عالم کو شائستہ کیا۔ گو تمام انبیاء کرام کے واقعات عجائب سے عجائب ہیں۔ مگر سب سے زیادہ قابل ذکر جن کے کارناموں سے تواریخ عالم لبریز ہے اور جنکا سکہ آج ہر مہذب سے مہذب دنیا سے یورپ بھی مانتی چلی آرہی ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام و خیر الانام جناب رسالتمآب ہیں۔ اس نظام عالم کو بحال رکھنے کے لئے جس علم علوی کی ترویج کے لئے کئی ہزار انبیاء مبعوث ہوئے اسکا نام اسلام ہے الغرض ابتدائے آفرینش سے تا حال نظام عالم کی باگ اسلام کے زیر تصرف رہی جس کی تکمیل خاتم النبیین سید المرسلین کی تعلیم علوی (الیوم اکملت لکم دینکم) کی موافق رفتار زمانہ خالق اکبر نے اس ترکہ (اسلام) کا وارث عرب کی اجڈ اقوام کو بنا دیا جنہوں نے اس تعلیم علوی علم آسمانی (قرآن مجید) کے کاربند ہو کر ایسی فصاحت و بلاغت حاصل کی کہ تمام دنیا کے فصحاء و بلغاء کو ناشید کر گئی۔ دنیا میں توحید کی ایسے مہذبانہ صدائیں بلند کیں۔ کہ چند ہی سال میں اقطار و اکناف عالم سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آوازیں آنے لگیں۔ کیا کوئی مذہب انسان کو اپنے خالق کا اصلی راستہ دکھانے اور نظام عالم کو درست کرنے فتنہ و فساد سے پاک رکھنے میں اسلام کی ہمسری کر سکتا ہے (ہرگز نہیں) ؎

وہ تارے جو چمکے شرق میں لمعہ افگن
پہ کرنوں سے تھا جن کے تا مغرب روشن
نوشتوں سے جن کے ہیں اب تک مزین
کتبخانے پیرس و روم و لندن
پڑا غلغلہ جن کا تھا کشوروں میں
وہ سوتے ہیں بغداد کے مقبروں میں

چونکہ نظام دنیا کا دارومدار علم پر ہی تھا۔ اس واسطے تحصیل علم میں ورثاء اسلام ہمہ تن کوشاں رہے کہ سوار و پیادہ سفر کرتے بری و بحری تکالیف اٹھاتے ہوئے خود مستفید ہوتے۔ جا بجا اسلامی مدارس اور بیت العلوم قائم کرتے۔ الغرض اس چمن جسکو داعی الی اللہ نبی الامین نے خود لگایا۔ اور اس کا ثمرہ اپنی حیات مبارکہ میں پایا۔ اسکو خوب آباد کیا۔ جسکا فوٹو مولانا حالی صاحب نے خوب بیان کیا ؎

وہ دین حجازی کا بے باک بیڑا
نشاں جسکا اقصائے عالم میں پہنچا
مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جسکا
نہ عماں میں ٹھٹکا نہ قلزم میں جھجکا
کئے پے سپر جس نے ساتوں سمندر
وہ ڈوبا دہانے میں گنگا کے آکر

حضرات! گنگا کے دہانے میں ڈبونے والے ہم ہی ناخلف ورثائے اسلام ہندوستانی ہیں۔ ہم نے اُس تعلیم علوی کو جس کے کار پردازان نے تاریخ عالم کو اپنے کارناموں سے لبریز کر دیا۔ پس پشت ڈال دیا۔ اس تعلیم علوی سے جسکو بالفاظ دیگر نقل یا روایت کہا جاتا ہے ورثائے ہند نے سخت کوتاہی و لاپرواہی کی۔ بلکہ برعکس نتیجہ (جس کا فور عقل جسکو درایت ہی کہتے ہیں) ہی کے پیچھے لگے۔ اور اپنے کئے کا پھل پایا۔ ناظرین یہ دیکھیں کہ میری اس تحریر کے مطابق عقل (درایت) لاشئے ہے (ہرگز نہیں) بلکہ میرا مفہوم وہ عقل ہے جو کہ نقل (روایت) کے خلاف ہے۔ خیر آمدم برسر مطلب۔ ہمارے مدعیان اسلام سلاطین ہندوستانی نے اس علم علوی کی جسکا اوپر بیان منشرح ہو چکا ہے۔ کہاں تک ترویج کی۔ آج اسلام پر ہندوستان میں طرح طرح کے اعتراضات و بری بری بدزبانیاں انہی حضرات کے غفلت و لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔ کاش کہ علمائے زمان آنحضرات اس علم کے ترویج میں اپنے اسلاف کا سبق دیتے اور آج ہم کو یہ بد دن نصیب نہ ہوتا جنہوں نے اسقدر اشاعت میں کوشش کی کہ اگر ہر موتے مسلمان بصد زبان شکریہ کرے۔ تو بھی سبکدوش نہ ہوسکے ؎

گروہ ایک جویاں تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں
اسی دھن میں آسان کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازن علم و دیں جس بشر کو
لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو

انکی کتب مدونہ آج جو ہماری الماریوں میں (جو پیارے نام حدیث مبارک سے ملقب ہیں) موجود ہیں۔ یہ انہی علمائے کرام کی جان توڑ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ مگر واہ رے رفتار۔ تیرے بھی عجب انقلاب ہیں۔ ہندوستان پر ایک ایسا وقت آیا کہ کوئی بھی علم علوی (روایت) کا کوئی نام بھی نہ لیتا۔ بلکہ محض عقلی ڈھکوسلوں اور قیاسات کے ڈھکوسلوں سے کام لے کر اس پاک اسلام کو بدنما کر دکھایا۔ گیارہویں کے نیازیں۔ شدہ پرستی۔ قبر پرستی۔ مزاروں پہ چڑھاوے منتوں کے منانے تعزیہ پرستی عرسوں کے میلے منتیں کے قل وغیرہ۔ جملہ یہ انہی بزرگ علماء کے دم قدم کی خیر ہے کہ جنہوں نے علمی لاپرواہی کی اور محض قیاسات پر ہی ہمارے دین اسلام کی بنا رکھی۔ ایسے اسلام کو اور کیا کہا جائے (فلیبک علی الاسلام من کان باکیا)

آخر ایسا وقت بھی آیا کہ کچھ علمی چہل پہل جہاں میں ہونے لگی۔ اور لوگ ضلالت کے عمیق در عمیق گڑھوں میں سے نکلکر نورانیت کی چمکدار شعاعوں سے منور ہونے لگے۔ خدا سرسبز رکھے۔ سرزمین بلدہ دہلی کو کہ جس میں ایسے متبرک اشخاص پیدا ہوئے۔ محدثین دہلوی کہ جن کے اثر کی دلیل مبین ہندوستان کے علمی جہاں میں ہے۔ یہ ممتاز و برگزیدہ گروہ اہلحدیث کے نام مبارک سے موسوم تھا۔ جو کہ قدیم اسلام سے مشرف ہے۔

ہندوستان میں علمی جہان میں جس ممتاز و برگزیدہ جماعت اہلحدیث کے لگائی ہوئی پود ہے۔ بفضلہ تعالیٰ تعداد میں کثرت سے ہے۔ علماء و امراء جو کہ معیار ترقی ہیں وہ بھی کثرت سے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے مدرسے بھی کثیر التعداد ہیں۔ مگر ایک ایسا دار العلوم جو کہ ہمیشہ ہمارے پیارے اہلحدیث سے ملقب ہو ایک بھی نہیں ہے۔ جماعت اہلحدیث کے لئے یہ مقام حسرت ہے کہ اور

AsliAhleSunnet.com

نوٹ: جن کا علم تار عنکبوت سے بھی ضعیف ہے۔ وہ تو کالج اور یونیورسٹی بنانے پر خاموش بیٹھا ہے۔ خدا کرے ہمارے بزرگوں کی کوشش بار آور ہوں۔ اور ہندوستان میں اہلحدیث کی ایک ایسی پود لگ جاوے۔ جو کہ ہماری نجات کا باعث ہو۔ اور نسل بعد نسل میں نام اہلحدیث ہماری زندہ یادگار رہے۔ (۳) یہ کہ کانفرنس اہلحدیث گو اپنے مقاصد سے خوب واقف ہے۔ اور اپنے کام میں سرگرم ہے۔ مگر اتفاق و اتحاد بین العلماء میں اس کو اعلیٰ سے اعلیٰ کوشش کرنی چاہئے۔ نزاع باہمی اس کے کامیابی کی سخت رکاوٹ ہے۔ موجودہ حالت میں کانفرنس کو ایک کمیٹی (انجمن) جو سٹینڈنگ کمیٹی ہو مقرر کرنی چاہئے۔ جو اتحاد میں کوشش کرے۔ اور ہر جگہ جہاں چند افراد اہلحدیث ہوں۔ اپنی ماتحت ذیلی کمیٹیاں قائم کرے

(۴) ہر ضلع میں ایک ایک صدر اور ایک نائب صدر جو کہ قصبہ و ضلع کے افراد کی تمام دینی و دنیوی ضروریات سے بخوبی واقف ہو۔ مقرر کیا جاوے۔

(۵) نفس سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر مقبول عام منتخب جامعین (یعنی صدر و نائب صدر) و کل کمیٹی بھی خاص با لیاقت علماء ہوں۔

(۶) سب جماعت اہلحدیث ہندوستان کا ایک نامی گرامی متقی و زاہد صدر ہونا چاہئے۔ جو صدر الموحدین کے لقب سے ملقب ہو۔

(۷) مصارف زکوٰۃ صدر صاحب کی اجازت سے ہونے چاہئیں۔ ایک چھوٹا سا رسالہ ان مصارف میں شائع ہو جاوے اس میں اول تو کل ورنہ بعض حصہ مصارف کا بیت المال مقرر کیا جائے

(۸) ایک رجسٹر جس میں تمام نام جماعت اہلحدیث کے درج ہوں۔ صدر و نائب صدر ضلع کے پاس ہونا چاہئے۔ جس سے ان کا باہمی میل جول ربط ضبط ہو کر المسلمون کجسد واحد کی مانند جماعت بن جاوے

ان امور ضروریہ کی کوشش کا اندراج اخبار گوہر بار اہلحدیث کے ہر ہفتہ میں ہونا چاہئے۔ امید ہے کہ یہ جماعت کسی وقت اسلام کو (جو آج کسی عیوب سے بدنام ہو رہا ہے) اس اصلی پلیٹ فارم پر لے آ دیں جو کہ زمرہ صحابیین میں تھا۔ خدا کرے میری یہ تجاویز کارگر ہوں

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۱۱ جولائی سے ۱۸ جولائی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

جرمن جنگی جہاز کونگزبرگ جسے گذشتہ موسم سرما میں انگریزی جنگی جہازوں نے مشرقی افریقہ کے ایک دریا میں بند کر دیا تھا۔ اس ہفتہ ہوائی جہازوں کی رہنمائی میں اُسے بالکل تباہ کر ڈالا۔

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں کی کارروائیاں ناکام رہیں۔ صرف ایک دو تجارتی جہاز غرق ہوئے

ہز مجسٹی شاہ جارج نے جنگی بیڑے کی سیر کر کے امیر البحر سر جان جلیکو کو مسرت آمیز پیغام بھیجا ہے

ایک ترکی آبدوز کشتی نے بحیرہ اسود میں روسی تباہ کن کشتیوں پر تارپیڈو پھینکا۔ مگر نشانہ خطا گیا۔

فرانسیسی ہوا بازوں نے جرمنی کے مختلف مقامات میں کامیابی سے بم پھینک کر سخت نقصان پہنچایا

گیلی پولی میں ترکی اور متحدہ فوجوں میں سخت لڑائی ہوئی۔

جنوب مشرقی رزمگاہ یعنی گلیشیا میں جرمن آسٹروی فوجوں کی جارحانہ کارروائیاں رک گئی ہیں۔ جبکہ ۱۸۰ میل کے محاذ پر آسٹری فوجوں کو شکست بھی اٹھانی پڑی ہے۔

پولینڈ میں جرمن فوجیں وارسا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

کہتے ہیں کہ جرمن جنرل سٹینبرگ کی زیر کمان چونکہ جرمن فوجوں کا سخت نقصان ہوا ہے۔ بلکہ اسے موقوف کر دیا گیا ہے۔

جنوبی رزمگاہ یعنی اٹلی اور آسٹریا کی سرحد پر اٹلی کی فوجیں تدریجی ترقی کر رہی ہیں۔ اٹلی کی بھاری توپیں گورٹز کی قلعہ بندیوں پر گولہ باری کر رہی ہیں

مغربی رزمگاہ کا اہم واقعہ یہ ہے کہ ولیعہد جرمنی کی فوج نے ارگون کے علاقہ میں جارحانہ کارروائی شروع کی تھی لیکن شکست کھائی۔

فرانسیسی فوجوں نے واسجز کے علاقہ میں سات سو گز زمین فتح کی ۱۹ جرمن افسر اور ۷۶۹ سپاہی گرفتار کئے گئے۔ کئی میدانی اور کھائی توپیں اور گولہ بارود کی عظیم مقدار بھی ہاتھ آئی۔

فلینڈرز کے علاقہ میں جرمنوں نے کھوئی ہوئی خندقوں پر قبضہ کرنا چاہا مگر سخت نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے۔

کیلے میں برطانی اور فرانسیسی وزرا کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔

مسٹر اسکوئتھ وزیراعظم انگلستان اور لارڈ کچنر نے میدان جنگ کا معائنہ کیا۔

جرمنی نے امریکن نوٹ کا جو جواب دیا ہے وہ ناقابل اطمینان ہے۔

قسطنطنیہ میں جو جرمن سفیر مقرر ہوا ہے وہ شاہ رومانیہ اور بلغاریہ کا رشتہ دار ہے۔

سلطان مصر جبکہ نماز پڑھنے کیلئے جا رہے تھے ان پر بم پھینکا گیا۔ لیکن بم نہ پھٹا۔

ترکی فوج نے عدن سے جس میل کے فاصلہ پر لاہج کے علاقہ پر قبضہ کیا۔ سلطان لاہج کی استمداد پر انگریزی فوج مدد کو گئی اور واپس آ گئی

جنرل بوتھا نے جنوب مغربی جرمن افریقہ کو فتح کر لیا ہے۔

تمام دنیا سے جنرل بوتھا کو مبارکباد کے تار موصول ہوئے ہیں۔

کارخانہ بارود سازی ہانسلو میں سخت دھماکا ہوا ایک آدمی مر گیا۔ اور معتدبہ گولی بارود کا نقصان ہوا۔

لارڈ کچنر نے گلڈ ہال میں تقریر کی جس میں آسٹریلوی ہندوستانی۔ اور جنوبی افریقہ کی افواج کی تعریف کی اور کہا کہ حالت جیسی پہلے تھی ویسی اب بھی ہے۔

شارلٹن برگ (جرمنی) کے کارخانہ کیمیائی میں سخت آتشزدگی واقعہ ہوئی۔

علوم مشرقیہ کی جماعتوں کے امتحانات کا نتیجہ نکلا۔ افسوس کہ مولوی فاضل کے امتحان میں کوئی کامیاب نہ ہوا۔ (دقیقہ ہوں عمر اپنی [illegible] یاد) (ابوالبشیر عفی عنہ)

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

جبلپور کے مباحثہ کے متعلق شہادت

(از مولوی حافظ محمد رفیق صاحب مظفرپوری)

جبلپور کی کیفیت بموقع موقع سے بیان کیجاتی ہے یہاں کے آریہ بھی اپنی عادت کے مطابق وحسب تعلیم سامنز آگرہ مناظرہ جبل پور کی نسبت جھوٹی باتیں مشہور کرتے ہیں اس لئے ضرور ہے کہ مناظرہ کی صحیح کیفیت اُس کے اصلی رنگ میں بیان کیجاوے۔ اخبار اہلحدیث کے دیکھنے سے سماجز آگرہ کی کذب بیانی پر حیرت بالائے حیرت ہے۔ منجملہ ان شرائط طے کنندگان مناظرہ ایک میں بھی تھا۔ میں آپ کے بیان کی تصدیق کرتا ہوں جو کچھ آپ نے مناظرہ کی کیفیت وشرائط مناظرہ کی نسبت تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے جسمیں سرمو فرق نہیں۔ پبلک نے معلوم کرلیا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ کون غالب رہا اور کون مغلوب ؟

ایضاً از طیب علی صاحب مولوی ابوالقاسم صاحب کا ایک مضمون مطبوعہ اخبار اہلحدیث میری نظر سے گزرا۔ جو کچھ مولانا ممدوح نے بطریق سوال وجواب تحریر فرمایا ہے حرف بحرف درست ہے میں خود وہاں موجود تھا۔ بیشک ڈاکٹر لکشمی دت نے ستیارتھ پرکاش اور بھومکا کا انکار کیا تھا۔

ایک واقعہ مولوی صاحب ممدوح سے قلم انداز ہوگیا ہے وہ یہ کہ اولاً برہمچاری برہمانند جی نے حسب فرمائش ڈاکٹر موصوف آریہ سماج کی مستند کتابوں کی فہرست لکھکر ڈاکٹر صاحب کو دی انہوں نے پڑھکر اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ اسپر برہمچاری جی نے کہا اگر تمہیں بحث کرنا ہے تم جو چاہو سو لکھو۔ ذی عقل اصحاب کیلئے اتنا ہی واقعہ کافی ہے ؛

(راقم طیب علی) بردو کان عطار رسول محمد علی کوتوالی بازار جبلپور۔

نقشہ سحری وافطاری بعض دوست تقاضا کرتے ہیں کہ اہلحدیث میں نقشہ سحری و افطاری درج ہوا کرے۔ اُن کو اطلاع رہے کہ پہلے ہوا کرتا تھا مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ نقشہ مضر ہے کیونکہ طلوع غروب ہندوستان کے مختلف مقامات میں مختلف ہے۔ اہلحدیث کا نقشہ اگر ہوگا تو امرتسر لاہور کے طلوع کے موافق ہوگا بنگال اور سندھ کے موافق نہیں ہوگا۔ وہاں والے لوگوں کے حق میں بالکل بے کار بلکہ موجب تفرقہ ہے اس لئے نقشہ درج ہونا مناسب نہیں۔ ہر ایک اپنے اپنے مقام کی حیثیت سے طلوع غروب دیکھ سکتا ہے۔

امرتسر میں یکم رمضان کو انتہاء سحری صبح ۲ بجکر ۵۷ منٹ اور ۳۰ رمضان کو ۴ بجکر ۴ منٹ ہے اور افطاری یکم رمضان ۷ بجکر ۳۹ منٹ اور ۳۰ رمضان کو ۷ بجکر ۲۰ منٹ ہیں۔ اللہ اعلم

درخواست مشکوٰۃ میری درخواست بابت مشکوٰۃ شریف مترجم اخبار اہلحدیث میں چھپی تھی اسپر حاجی محمد اسحاق عبدالسلام صاحبان نے کلکتہ سے ایک جلد بھیجی ہے جزاھم اللہ مہربانی کرکے کوئی صاحب اسی کو پوری کردیں یا جدید مکمل لے دیں تو خدا سے اجر پاوینگے (عاجز محمد الدین معلم صبیان از راولپنڈی صدر بازار محلہ بحر قصابان)

درخواست کتب تفسیر ثنائی اُردو اور تیسیر الباری اُردو کی ضرورت ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ مجھکو لیدیں تو میں دعا کرونگا۔

(عبدالعزیز خان طالب علم مدرسہ اسلامیہ برہنڈہ ڈاکخانہ رام پور ہری ضلع مظفرپور)

اہلحدیث کانفرنس کی مفت ملنے والی کتابیں

اگر آپ بچوں کو ابتدائی تعلیم دینی چاہتے ہیں تو اہلحدیث کانفرنس کے مطبوعہ رسائل "تعلیم الایمان" تعلیم الصیام، تعلیم الحج، تعلیم الصلوٰۃ، تعلیم الزکوٰۃ مفت منگا کر پڑھائیے۔

الہام یادی بجواب تنقید الجاذبی۔ ایک شیعہ نے ناجائز حملہ بخاری شریف پر کیا تھا یہ رسالہ اُس کا مختصر مگر دنداں شکن جواب ہے مفت منگائیے ختم ہونے پر ملنا دشوار ہوگا۔

رد عمل ادجلسہ پشاور کانفرنس ۱۳۳۱ ہجری مفت ملتی ہے۔

(نوٹ) اگر محصولڈاک بھیجدیا جائے تو یہ کانفرنس کی ایک طرح کی مدد ہوگی۔

(ملنے کا پتہ۔ عاجز سید عبدالسلام غفرلہ نائب سکرٹری دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی بازار بلیماران)

طبی سوال نمبر ۱۱ مجھے نزلہ و بلغم کی شکایت رہا کرتی ہے خواہ سردی ہو یا گرمی۔ بارہا طبیبوں اور ڈاکٹروں کا علاج کیا مگر مفید نہوا لہذا ناظرین سے درخواست ہے کہ اگر کسی صاحب کے پاس کوئی مفید دوا ہو جس سے یہ مرض دفعہ ہوجائے تو اخبار اہلحدیث میں مشتہر فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(محمد یونس پرتاب گڈھی خریدار ۳۶۲۲)

اطلاع از دفتر طبی سوال کے ساتھ ۲ ر غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں ؛

مذاکرات علمیہ کی بابت اطلاع مذاکرات میں جو غرض ہے اسکو ملحوظ رکھکر اطلاع دیجاتی ہے کہ اُن میں قال اقول نہیں ہونا چاہئے بلکہ اسکی صورت یہ ہے کہ ہر مذاکرہ میں مخالف ہو یا موافق مضمون مسلسل لکھا کریں۔ فریق ثانی کی کسی دلیل کا ذکر بھی ہو تو ایسے پیرایہ میں ہو کہ قال اقول نہ بنجائے۔ مثلاً مخالفین اجماع کی طرف سے کسی قائل کا جواب دینا ہے تو یوں لکھنا چاہئے کہ قائلین کی طرف سے جو یہ دلیل دیجاتی ہے اسکا مطلب یہ ہے اور جواب یہ ہے۔ کیونکہ قال اقول کی صورت میں پڑھنے سے نامہ نگاروں کی شخصیت کا ذکر آجائیگا جو انجام کار موجب رنجش ہوکر بدمزگی کا باعث ہوگا نیز اخباری مضامین میں بے لطفی ہوگی۔ پس مولوی احمد صاحب مئوی کا مضمون سردست صرف اتنا درج ہو سکتا ہے کہ:۔

۲۳ رجمادی الاولیٰ کے پرچہ اہلحدیث میں ایک مضمون مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا متعلق عدم حجیت اجماع شائع ہوا اسکے جواب میں مولوی ابوداؤد عبداللہ صاحب کا ایک مضمون ۶ رجب کے پرچہ میں بطور قال اقول نکلا۔ دونوں مضمون

درخواست تفاسیر۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ در رمضان شریف ہیں مجھکو تفسیر کبیر فتح البیان اور تفسیر حقانی لیدیں تو خدا اُن کو جزائے خیر دے ؛
راقم عبدالمجید امام مسجد قلعہ مالیگاؤں ضلع ناسک (بمبئی)

(۵۷۵)

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

س نمبر ۲۳۸ - زید نے ایک غسلخانہ پختہ اور اُس غسلخانہ کے احاطہ کے اندر پیشاب خانہ بھی پختہ بنوایا ہے۔ پانی غسلخانہ کا پیشاب خانہ میں ہو کر باہر کو نکل جاتا ہے۔ پیشاب خانہ کا پانی اور پیشاب غسل کی جگہ پر نہیں جاتا۔ ایک صاحب فرماتے ہیں جو شخص قصداً غسلخانہ کے اندر پیشاب کرے اُسکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دوزخی فرمایا ہے اب دریافت ہے کہ دونوں کے درمیان میں دیوار بنائی جائی تاکہ غسلخانہ اور پیشاب خانہ جدا ہو جاوے۔ یا پیشاب خانہ توڑ دیا جاوے۔ دوزخی ہونا بھی صحیح ہے یا نہیں یا گناہ کبیرہ ہے (فضل حق حنفی از کمال پور)

ج نمبر ۲۳۸ - صورت مرقومہ میں گناہ نہیں ممانعت اُس غسلخانہ میں ہے جس کا فرش خام ہو۔ اپنی نفاست طبع کیلئے دیوار بنانا اختیار ہے۔

س نمبر ۲۳۹ - مٹی کا تیل لالٹین کے اندر مسجد میں جلانا جائز ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۹ - جائز ہے۔ بعض لوگ اسکی بدبو کو ناپسند کرتے ہیں۔ حتی المقدور سخت بدبودار تیل نہ جلایا جائے بلکہ اچھا صاف جلایا جائے تو اُنکی ناپسندیدگی بھی نہ رہے۔

س نمبر ۲۴۰ - مسجد کا چراغ بعد جماعت عشاء کے جلتا چھوڑ دیا جاوے یا بجھا دیا جائے۔ کیونکہ اس مسجد میں سوائے نماز فجر کے کوئی نمازی تہجد کو نہیں آتا۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۰ - اگر یقین ہے کہ بعد جماعت کے کوئی نمازی نہیں آئیگا تو بجھا دیں اور اگر آنا جانا لگا رہتا ہے تو تھوڑی دیر تک جلتا رہتا بھی حرج نہیں جب تک نماز عشاء کے نمازی آتے رہیں۔

س نمبر ۲۴۱ - عقب مسجد کے ایک کسان کا مکان ہے اُس نے واسطے حفاظت مکان اور زراعت کے ایک کتا پالا ہے اُسکی عادت ہے کہ جب اذان ہوتی ہے تو روتا ہے اور جب اذان ختم ہوتی ہے وہ چپ ہو جاتا ہے پانچوں وقت یہی حال ہے لوگ اُس کے رونے کو بلا سند منحوس بتلاتے ہیں اب دریافت ہے کہ کتا رہنے دیا جاوے یا نہ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۱ - کتے کا رونا نحوست کی علامت نہیں۔ اُس کی جگہ اور کتا رکھکر آزمایا جاوے اگر وہ کتا اذان کے وقت نہ روے تو اس کو ہٹا کر کسی دوسرے کتے کو رکھ لیں۔

س نمبر ۲۴۲ - لوگ کہتے ہیں کہ جس جگہ کتے کا رواں گرتا ہے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اس بات پر ایک حاجی صاحب نے یہ کہا کہ مکہ معظمہ میں لوگ کتوں بلیوں کو پیر سے ہٹا ہٹا کر صفا مروہ دوڑتے ہیں۔ اب دریافت ہے کہ رواں گرنے سے اور رواں وہاں موجود رہنے سے فرشتے اور خدا کی رحمت اُس جگہ نزول ہوتی ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۲ - کتے کے رؤئیں کی بابت یہ حکم جو سوال میں مذکور ہے میری نظر سے نہیں گزرا البتہ کتے کے حق میں ہے اس لئے بے ضرورت کتا رکھنا جائز نہیں۔ ضرورت در کتا بھی مسجد میں نہ جائے اور اگر جائے اور معلوم ہو جائے کہ اس کا رواں گرا ہے یا اُس کے پیروں کی نجاست مسجد کے فرش کو لگ جائے تو فرش کو صاف کر دینا چاہئے۔

س نمبر ۲۴۳ - کتا مذکور کسیکو کاٹتا نہیں ایک مکان میں بندھا رہے رات کو چھوڑ دیا جاوے یا ہر وقت چھوٹا رہے اس کا کیا حکم ہے (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۳ - بے ضرورت ہے تو بالکل چھوڑ کر باہر کیا جائے۔ اگر ضرورت شرعی سے ہے تو حسب ضرورت کھولا جائے اور حسب ضرورت باندھا جاوے۔

س نمبر ۲۴۴ - زید کہتا ہے کہ باوجودیکہ کتا پالنا واسطے حفاظت مکان اور زراعت وغیرہ کے جائز ہے مگر پالنے والے کی ایک مثقال نیکی تا حیات کتا ہر روز کم ہوتی ہے۔ یہ درست ہے یا نہیں۔ (فضل حق حنفی خریدار اخبار اہلحدیث عدد ۲۸۱۳۴ موضع کمال پور۔ میرٹھ)

ج نمبر ۲۴۴ - اس مضمون کا ایک قول ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جن مواقع کے لئے کتا رکھنا جائز آیا ہے اُس میں نہ گناہ ہے نہ نیکی کٹتی ہے

س نمبر ۲۴۵ - تکبیرات عیدین میں ہاتھوں کو باندھ لینا چاہئے یا کھلے رکھنا چاہئے۔ (عبدالعزیز از موضع تارہ اسنور ضلع چھپرہ)

ج نمبر ۲۴۵ - فقہاء نے لکھا ہے جس تکبیر کے بعد قرأت شروع ہو اُس کے بعد ہاتھ باندھنے چاہئیں۔ مگر اس کی دلیل کسی آیت یا حدیث میں میں نے نہیں دیکھی۔ تکبیرات عید چونکہ نماز کے اندر ہیں اسلئے پہلی تکبیر ہی سے ہاتھ باندھنے چاہئیں۔

س نمبر ۲۴۶ - تکبیرات زوائد میں رفع یدین کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۶ - صحیح حدیث سے تو نہیں۔ ضعیف سے ہے عمل جائز ہے نہ کرے تو گناہ نہیں بہت سے ائمہ کا مذہب عدم رفع ہے۔

س نمبر ۲۴۷ - جنازے کی نماز جو غائبانہ پڑھنے کی ہمیشہ اخبار میں اطلاع رہتی ہے یہ جنازہ غائبانہ کس طرح سے ادا کیا جاتا ہے۔ ساتھ جماعت کے یا اکیلے پڑھنا چاہئے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۷ - جماعت ہو تو جماعت سے جماعت نہ ہو تو اکیلے جیسا موقع ہو کر لے۔

س نمبر ۲۴۸ - اگر ہندو کسی بیماری یا مصیبت میں اللہ کی نذر مانے کہ بیماری سے چھوٹنے پر مسجد میں شیرینی دینگے تو یہ ہندو کی نذر مانی ہوئی چیز کھانی جائز ہے یا نہیں (عبدالعزیز از موضع تارہ اسنور ضلع چھپرہ)

ج نمبر ۲۴۸ - بذریعۃ اللہ ہیں تو کھانا منع نہیں (۳ ر داخل غریب فنڈ)

اطلاع فی جواب مطبوعہ کیلئے ایک پیسہ اور مسلمی کے لئے دو پیسے غریب فنڈ میں آنے چاہئیں جو نادار بھائیوں کو اخبار دینے میں خرچ ہوتے ہیں۔ (مفتی)

AsliAhleSunnet.com

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت جنابت۔ ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت جنابت دور ہوجاتا ہے ضعف دل اور دیگر کمزوریوں کیلئے نہایت مفید گولیاں عسعہ

روغن ضماد۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ ہوں دور ہوجاتے ہیں عہ

حبوب بواسیر ہر قسم۔ بادی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر عہ

سرمہ منور چشم۔ اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونیکے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہوجاتی ہے عسعہ

دوائی خارش ہر قسم۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوجاتی ہے اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے آرام ہوجاتا ہے فی تولہ ۸ر

المشتہر منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اشتہار کتب

آجکل ہمارے پاس فضلہ ذیل کتب برائے فروخت موجود ہیں اور آخر رمضان شریف تک بجائے اصلی قیمت کے رعایت کیساتھ بھیجی جاوینگی

نام کتاب	زبان	قیمت اصلی	رعایتی
قیام اللیل قیام رمضان محمد بن نصیر مروزی	عربی	۱۲ر	۱۰ر
ہدیۃ الاخوان بہ بیان ادعیہ یدعو بہا تالی القرآن	مترجم اردو	۱۰ر	ــ ر
حزب الاعظم نصف تقطیع ۲۹×۲۲	"	۵ر	۴ر
تیسیر الباری شرح بخاری جلد پنجم	فارسی	[illegible]	عہ ۱۰ر
شرح بخاری جلد ششم	"	غار	عہ ۱۰ر
سوانح غزنویہ	اردو	۶ر	۵ر
قصیدہ محمدیہ در اشعار عربیہ مترجم	"	۳ر	۲ر
شرح خمسین ابن رجب حنبلی	عربی	۴	عہ
تنبیہ الغافلین سید احمد صاحب بریلوی	اردو	۳ر	۲ر
سوانح احمدی محمد جعفر تھانیسری		۶	

عبدالغفار تاجر کتب شہر ملتان محلہ قدیر آباد

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوعملوں سے طاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں پنجابیوں خصوصاً واعظوں کیلئے نہایت کارآمد اور مفید کتاب ہے ملنے کا پتہ:۔

میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

سلکی عمامہ

ناظرین۔ میرے یہاں ہر قسم کا کوسا سلک بکفایت ملتا ہے اگر آپ کو عمامہ باندھنے کا شوق ہو تو آپ ضرور ایکدفعہ منگائیے اسکا رنگ خوب پڑنے پر پائداری ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی مختلف رنگ کے ہوتے ہیں اور قیمت بھی مختلف ہوتی ہے۔ مال بہت کفایت سے روانہ ہوتا ہے جسکی تصدیق ایکدفعہ منگانے سے ہوسکتی ہے۔ مثلاً صافا۔ دھوتی۔ ساڑھی۔ کوٹ شیروانی اور کرتے وغیرہ کے ہوتا ہے قابل دید لٹر ہے اس کی خوبی اور عمدگی دیکھنے پر منحصر ہے۔ پائداری کے لحاظ سے سب لٹری کپڑوں سے اعلیٰ اور افضل ہے جب آپ اسکا استعمال کرینگے تو آپ کے ہمعصر دوست تقاضا کرینگے کہ ایسا ہی ایک صافہ ہمکو بھی منگوا دیجئے کیونکہ اسپر سادگی اور صوفیانہ پن دونوں ختم ہیں۔ (نوٹ) ہر فرمائش کی تعمیل حسب مرضی خریدار اسقدر صفائی اور راستبازی سے کیجاتی ہے کہ جس کے صرف تھوڑے عرصہ کی تجربہ سے مجھکو اسقدر التماس کرنیکی جرأت ہوئی ہے کہ جو صاحب ایکدفعہ امتحاناً تھوڑا بہت معاملہ کرکے اس نیازمند کو آزمائش کا اعزاز بخشیں تو ممکن نہیں کہ پھر عمر بھر اس تابعدار کی خدمت گزاری سے کسیطرح بھی معذور ہوں۔ یہ لٹر سن سوت وغیرہ سے بالکل پاک ہی اور اسکے بعد دیگر پبلک پر امتحان ہوچکے ہیں

ایم اے سبحان کوسا سلک ایجنٹ اینڈ کامرچنٹ صدر بازار رامپور سی پی

اول دانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے

میر مصطفیٰ کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کرامت ہے۔ البتہ اس کے اجزاء سے یہ ثابت اور تجربہ ہوگیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اس وقت تک بلا اشتہار دیے صحت پاچکے ہیں لہذا مجھکو واسطے رفاہ عام کے اسکا اشتہار دینا ضرور ہوا۔ اسکے ایکبار استعمال سے درد کی تکلیف اسی وقت نصف دور ہوجاتی ہے پھر تھوڑا ٹھیر ٹھیر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد بالکل دور ہوجاتا ہے یہ مصطفیٰ کا منجن صرف درد دانت ہی کو مفید نہیں۔ بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا درد ہونا اور نیز سڑجانا گندگی دہن کو دور کردیتا ہے اور منہ کو خوشبودار کردیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید اور مجرب ہے۔ ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ر تین ڈبیہ سے کم روانہ نہ ہوگی۔ ہر قسم کی دوائیاں مجرب مرکب اور مفرد مل سکتی ہیں المشتہر

خادم الاطباء محمد زبیر جعفری پھلواری ضلع پٹنہ

(۷۷۶)

ناظرین اہلحدیث کیلئے خاص رعایت

یکم رمضان المبارک سے ۳۰ تک جس کی فرمائش آئے گی اسے کتاب نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین جس کا مفصل اشتہار چند بار اہلحدیث میں شائع ہوچکا ہے نصف قیمت (۴ر) میں روانہ کی جائیگی ۱۰ اور دائش کے ہمراہ فضائل محمدی بھی نصف قیمت ۲ر کو دیجائیگی۔ مسلمان یہ موقع غنیمت جانکر جلد منگائیں اور اپنے نبی کے اوصاف و فضائل خصائل و شمائل ملاحظہ فرمائیں فرمائش میں پتہ صاف اور اخبار کا حوالہ ضرور ہو

ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی محلہ گڈھیا بانس بریلی

مختصر فہرست کتب

بابت ماہ رمضان المبارک

دیوان حافظ فارسی مجلد ۹/ احوال الآخرت حافظ محمد صاحب پنجابی ۶/ قانونچہ پنجابی ۷/ تحفۃ الہند ۷/ طب اکبر کلاں اردو عہ/ غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب عا/ احسن القواعد عہ/ مخزن المفردات خورد ۶/ توبۃ النصوح ۳/ بنات النعش ۳/ بوستان مترجم عمدہ ۱۰/ بدیع الجمال پنجابی ۳/ خطبات التوحید ۸/ سفر السعادت ۷/ مواعظ بارک اللہ عہ/ تذکرۃ اولیا عہ/ مسند امام اعظم ۱۲/ بلاغ المبین عہ/ اکسیر ہدایت عہ/ تاریخ الخلفا عہ/ ارشاد الطالبین عہ/ بہشتی زیور کامل آٹھ حصہ عہ/ عقل شعور عہ/ طب کریمی عہ/ بلوغ المرام ۱۰/ اخلاق جلالی ۱۲/ انواع عبد الستار ۱/ غیاث اللغات عہ/ چراغ ہدایت عہ/ غیاث اللغات کامل عہ/ کریم اللغات اردو عمدہ ۵/

علاوہ ازیں

ہر قسم کے قرآن مجید معرا و مترجم۔ حمائل شریف معرا و مترجم ہدیہ ۶/ سے لیکر عـللہ (دو سو روپے) تک کے۔ نیز ہر قسم کی کتابیں ذیل کے پتہ سے منگوائیے۔ انشاء اللہ دوسروں کی نسبت مال عمدہ اور ارزاں ارسال ہوگا۔

خاکسار

مولا بخش کشتہ تاجر کتب بازار احمل سنگھ شہر امرتسر

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان با کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔ **قیمت فی چھٹانک عـہ۱۲/** ۔ آدھ پاؤ پختہ ۶/ ہے۔ پاؤ پختہ سے ۱۲/ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

تازہ شہادات

جناب حکیم علیجان صاحب پٹنہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

قبل میں ہمنے ایک چھٹانک مومیائی آپ کے یہاں سے منگوائی تھی باذنہ تعالیٰ بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھٹانک مہربانی فرماکر ہمارے پتہ سے ارسال فرمادیں۔ ممنون ہونگا۔ ۸ جون ۱۹۱۵ء

جناب مولوی عبد الستار صاحب لکھوہر سے لکھتے ہیں:۔

عرصہ کے بعد آپ کے کارخانہ سے مومیائی طلب کر کے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ معاف فرمائیے اسمیں تو کوئی شک نہیں کہ آپکی تیار کردہ مومیائی جملہ اندرونی امراض کیلئے ہر موسم میں تیر بہدف ثابت ہوئی ہے اسلئے میں اپنے احباب کیلئے وقتاً فوقتاً منگایا کرتا ہوں میرے ملنے والے ایک صاحب دھنی [illegible] ہیں مہربانی کر کے انکے نام پتہ ذیل پر ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ ویلو جلد ارسال کریں (۱۸ جون ۱۵ء)

جناب مولوی فضل الرحمن صاحب تارانگر ضلع مرشد آباد سے تحریر فرماتے ہیں: آپکی مومیائی کے استعمال سے بائیس ۲۲ برس کا ضعف اچھا ہوا۔ اسوقت میری دوست ڈپٹی انسپکٹر صاحب کے نام پر ایک چھٹانک مومیائی روانہ فرمادیں (۲۶ مئی ۱۵ء)

ملنے کا پتہ: **پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی** کٹڑہ اہلوالیہ امرتسر

اہلحدیث بلا قیمت خرید از نمبر ۷۸۱ بنام جناب ابن محمد الجعفری بالزبیبی صاحب ضلع

AsliAhleSunnet.com